غلام احمد قادیانی
الہام ۱۳۰۰ء

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

380

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل

اخبار ◆ ہفتہ میں تین بار ◆ فی پرچہ تین پیسے

قادیان

ایڈیٹر
غلام نبی
عرفانی
اسسٹنٹ ایڈیٹرز
حافظ جمال احمد
غلام احمد

قیمت سالانہ پیشگی
ششماہی للعہ
سہ ماہی عار
بیرون ہند

جسے جماعت احمدیہ کا مسلمہ ارگن بنانے کی غرض سے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

جلد ۱۲ | مورخہ ۳۱ر جنوری ۱۹۲۵ء | یوم شنبہ | مطابق ۵۔ رجب ۱۳۴۳ھ | نمبر ۸۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلافت اولیٰ میں بفضل خدا خیریت ہے۔

مقدمہ غیر احمدیاں کی تاریخ ۲۱ر جنوری تھی۔ اس پیشی پر کارروائی مقدمہ شروع ہوئی۔ گواہان استغاثہ کا بیان ہوا۔ جن پر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹرایٹ لار اور لالہ سنت رام صاحب نے جرح کی۔ باقی گواہان کے لئے ۱۰ر فروری تاریخ ہے۔

اگلے نمبر سے حسب الارشاد حضرت ناظر اعلیٰ صاحب، قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل الفضل کے انچارج ہونگے

اخبار احمدیہ

اعلان نکاح

مورخہ ۲۱ر جنوری ۱۹۲۵ء بروز بدھ بوقت ۳ بجے بعد دوپہر بابو محمد شفیع صاحب احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ شب قدر نے عباس خان ولد ملک محمد الطاف خان صاحب احمدی کا نکاح مسماۃ بادشاہانہ بنت بھائی قلندر خان صاحب احمدی ساکن موضع ترناب ضلع پشاور سے بعوض ۷۵۰ روپیہ مہر پر پڑھا۔ ناظرین دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کو بابرکت کرے۔ آمین

نوٹ:۔ ۷۵۰ روپیہ مہر کے عوض میں انہوں نے اپنی اراضی ۲ کنال ۱۰ مرلہ لڑکی کے نام لکھدی ہے۔ والسلام

خادم محمود دین احمدی سب اسسٹنٹ سرجن شب قدر (پشاور)

(۲) جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل کی صاحبزادی فاطمہ کا نکاح سردار کرم داد خان صاحب بلوچ کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے پڑھایا۔

ایک احمدی کا قتل

مولوی محمد فضل خان صاحب چنگا بنگیال سے اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مورخہ ۱۶ر جنوری ۱۹۲۵ء کو فضل داد خان احمدی ولد فتح شیر خان صاحب احمدی کو موضع جرد و پنڈوری کے درمیان پانچ غیر احمدی اشخاص نے قتل کر ڈالا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ قاتلوں کا چالان راولپنڈی ہو گیا ہے۔ غیر احمدی ان کی رہائی کے لئے سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔

احباب بچ کے رہیں

مولوی محمد عبد اللہ صاحب احمدی بوتالوی منشی محکمہ نہر سرگودھا لکھتے ہیں۔ کہ گذشتہ دنوں میں ایک شخص مسمی محمد دین دراز قد زرد رنگ عمر جوان۔ خشخاشی ڈاڑھی۔ ضلع کامل پور کا باشندہ چند روز مسجد انجمن احمدیہ سرگودھا میں خادم مسجد ہو کر رہا۔ احباب کے خرچ پر جلسہ سالانہ پر بھی گیا۔ سلسلہ کے ساتھ اخلاص ظاہر کرتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رہا۔ اپنی حالت قابل رحم بیان کر کے تجارتی سامان خرید کر فروخت کرنے کے واسطے احباب سے فرداً فرداً کسی قدر روپیہ فراہم کر کے یکدم کہیں چلا گیا ہے۔ ممکن ہے۔ کہ اس چند روزہ قیام اور تعارف احباب کو ظاہر کر کے دیگر جگہ کے احمدی احباب سے بھی روپیہ بٹور کر کافور ہو جاوے۔ دوست آگاہ رہیں۔ اور اس آدمی کے دھوکہ سے بچیں ؎

کانفرنس مذاہب

فیروز پور میں ایک کانفرنس مذاہب قرار پائی ہے۔ جسمیں دیوسماج - آریہ - عیسائی - غیر احمدی اور احمدیوں کی تقریریں ہونگی۔ تمام تقریروں کا موضوع "انسانی زندگی کا مقصد" ہے۔ قادیان سے مولوی جلال الدین صاحب شمس مولوی فاضل کو روانہ کیا گیا ہے۔ جو کہ کانفرنس سے فارغ ہو کر یکم فروری کو جادہ متصل جہلم ایک مباحثہ کی تقریب پر حاضر ہونگے۔ اور پھر قصور شہر میں انکی تقریریں ہونگی

بٹالہ میں تبلیغی لیکچرز

سید حافظ عبد الرحمٰن صاحب بٹالہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل کی بحث اور تقریروں سے حاضرین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ نیز لکھتے ہیں کہ انہوں نے محمدی بیگم کی پیشگوئی کو ایسی طرز سے بیان کیا۔ کہ احمدیان بٹالہ کے لئے ایسا بیان سننے کا پہلا موقعہ ہے۔ مولوی صاحب موصوف بھی ماشاء اللہ مدرسہ احمدیہ کے کامیاب مولوی فاضلوں میں سے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کا موقعہ عطا فرما دے۔

معاونین لائبریری کا شکریہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ نہایت تشکر و امتنان سے ان احباب کا شکر ادا کیا جاتا ہے۔ جنہوں نے ۲۲ جنوری ۱۹۲۵ء کی تحریک لائبریری کو کامیاب بنانے کی کوشش کی ہے۔ اور انشراح صدر سے لائبریری کے لئے کتب مرحمت فرمائی ہیں۔ امید ہے۔ کہ باقی احباب بھی بہت جلد لائبریری کے مکمل طور پر مہیا کرنے میں پوری سعی سے کام لینگے۔ اور قلیل ترین عرصہ کے اندر کتب مرحمت فرما کر مشکور فرمائینگے۔ کیونکہ سلسلہ کی ضروریات چاہتی ہیں کہ قلیل عرصہ میں ایسی مکمل لائبریری مہیا ہو جاوے جو اپنی نظیر آپ ہو۔

مندرجہ ذیل احباب نے بہ تفصیل ذیل کتب ارسال فرمائی ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(۱) مکرمی اخویم شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی - ترجمۃ القرآن کے دس پارے۔ حیات النبی ہر دو حصہ۔ مکتوبات احمدیہ حصہ چہارم و پنجم۔ اشتہارات و الہامات۔ نظام قومی۔ تہذیب سلسلہ ملفوظات کریمیہ۔ احمدی عورتوں کے فرائض۔ القول الفصیح تاریخ مالابار۔ سیرت مسیح موعود۔ ادعیۃ القرآن۔ رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۹۲۳ء۔ مرآۃ الجہاد

(۲) مکرم اخویم حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی۔ بدست حافظ روشن علی صاحب۔ عرائس البیان۔ صحیح البخاری دس پارے۔ تفسیر مظہری۔

(۳) مکرمی اخویم محمد امین خان صاحب مینیجر امانت شاپ قادیان قرآن شریف مترجم۔ انتخاب صحاح ستہ۔

(۴) مکرمی عبد العزیز صاحب نائب مدرس سٹرو عہ ہوشیار پور گو مکھی استاد ؎

خاکسار شیر علی عفا اللہ عنہ - قادیان

اعلان

صیغہ دعوت و تبلیغ ایک سکھ صاحبان کے نام اخبار نور ایک سال کے لئے مفت جاری کرنا چاہتا ہے اسلئے وہ سکھ صاحبان جن کو براہ راست اخبار الفضل کے ذریعے اس اعلان کی اطلاع پہنچے۔ اور وہ اخبار بینی کے شائق ہوں جلد از جلد اپنی درخواستیں معہ مفصل پتوں کے مجھے بھیجدیں۔

اس ضمن میں احمدی برادران سے بھی التماس ہے کہ چونکہ الفضل سکھوں میں شاذ و نادر ہی جاتا ہے۔ اس لئے وہ اپنے اپنے علاقوں میں کوشش کر کے لائق اور مذہب سے دلچسپی رکھنے والے سکھ صاحبان کو اخبار نور کی مفت خریداری کی طرف توجہ دلا دیں۔ پھر جو صاحب اشتیاق ظاہر کریں۔ ان کے نام اور پتے مجھے بھیجدیں۔ اخبار صرف سکھ صاحبان کے نام جاری ہو گا۔

فتح محمد سیال۔ ناظر دعوت و تبلیغ - قادیان دار الامان

سکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت کے مطالعہ

امتحان کتب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں نے مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۲۵ء کو پرچہ نمبر ۷۷ الفضل میں سالانہ امتحان کتب مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق اعلان کیا تھا کہ اس سال ایام الصلح اور شہادت القرآن میں امتحان ہوگا اور اسکے علاوہ فقہ احمدیہ بھی تھی۔ اور سکرٹریان تعلیم و تربیت سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ وہ امتحان میں شامل ہونیوالوں کی تعداد کو بڑھانے کی کوشش کریں۔ مگر افسوس کہ بجائے اسکے کہ وہ لوگوں کو آمادہ کریں ابھی تک کوئی خبر تک نہیں آئی۔ سوائے دو درخواستوں کے جو بابو فضل احمد صاحب بی اے جہلم۔ میاں عنایت اللہ صاحب فیروز پور کے۔ انہوں نے پہلے درخواستیں بھیجوا کر ایک اسوہ حسنہ قائم کیا ہے۔ میں ان کا خصوصیت سے شکریہ کرتا ہوں۔

احباب کو چاہیئے۔ کہ دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ ۱۵ فروری ۱۹۲۶ء تک سب کی سب اطلاعیں آ جانی چاہئیں۔ درس میں شامل ہونے والے ذی مقدرت احباب کے نام سکرٹری صاحبان کا فرض ہے کہ طوعاً و کرہاً روانہ کریں۔

زین العابدین ولی اللہ شاہ۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

امتحان کتب مسیح موعود کے متعلق ایک غلط فہمی کا ازالہ

سکرٹری صاحب تعلیم و تربیت ملتان نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں ایک غلط فہمی کی بنا پر ایک عریضہ لکھا ہے کہ مجوزہ نصاب امتحان بہت زیادہ ہے! اور وہ غلط فہمی یوں پیدا ہوئی ہے۔ کہ یہ سمجھا گیا ہے۔ کہ نصاب مجوزہ تمام افراد جماعت کے لئے ہے حالانکہ یہ بات نہیں ہے۔ سابقہ اعلانوں میں تصریح بتلایا جا چکا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے درسوں میں شامل ہونیوالے احباب میں سے ذی استطاعت دوستوں کے لئے اور ان کے علاوہ جو خوشی سے شامل ہوں اور نیز بیرونی مدارس احمدیہ کے اساتذہ کے لئے ایسا ہی طلباء احمدیہ ہوسٹل کے لئے یہ نصاب ہے۔ نہ کہ تمام افراد جماعت کے لئے۔

اس نصاب امتحان کے علاوہ ایک عام نصاب امتحان ہے۔ جس میں تمام افراد جماعت شامل ہونگے۔ اور وہ کلمہ و نماز با ترجمہ ہے۔ یہ بغیر کسی استثناء کے سب پر حاوی ہو گا۔ اور اس کا امتحان سکرٹریان تعلیم و تربیت اپنے اپنے طور پر اپنی اپنی جماعتوں سے ۵ مارچ تک لے کر مجھے اطلاع دینگے۔ اس کے ساتھ ہی میں یہ اعلان بھی کئے دیتا ہوں۔ پہلا نصاب امتحان جس کا کورس ایام الصلح۔ شہادت القرآن اور فقہ احمدیہ تجویز کیا گیا ہے یہ خواندہ خواتین احمدیہ کے لئے بھی ویسے ہی ہے۔ جیسے مردوں کے لئے۔ لہذا وہ بھی امتحان کے لئے اپنے نام بھیجدیں۔ امتحان کے لئے دسمبر ۱۹۲۵ء کی کوئی مناسب تاریخ مقرر کی جائیگی۔

زین العابدین ولی اللہ شاہ۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

درخواست دعا

مکرمی جناب ڈاکٹر محمد شفیع صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ کی سرکاری خدمت جھنگ سے کبیر والا ضلع ملتان میں منتقل کر دی گئی ہے۔ وہ اپنی ملازمت کی بعض مشکلات کے لئے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ نیز یہ بھی کہ اگر کوئی صاحب مفت تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کرتے ہوں۔ تو ان کے نام بھی بصیغہ بیرنگ پارسل فرما دیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کا تبلیغی شوق قابل رشک ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

(۲) خاکسار کی بیوی عرصہ تین چار ماہ سے بخار و کھانسی سے بیمار چلی آتی ہے۔ تمام احمدی احباب سے درخواست ہے کہ درد دل سے دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرما دے۔

حسین بخش پٹواری احمدی - نواں لاہو - ضلع لائلپور

(۳) میاں عبد الحی صاحب بن منشی محمد عبد اللہ صاحب سیالکوٹ سے لکھتے ہیں کہ بندہ نے راولپنڈی امتحان دینے کے لئے جانا ہے۔ احباب سے بندہ درخواست کرتا ہے کہ بڑے درد دل سے دعا فرما دیں۔ کہ مولا کریم مجھے اس امتحان میں کامیاب فرما دے۔ اور اسکے بعد کی برکات سے مجھے خوشی نصیب فرما دے۔ دوم۔ میرے خسر صاحب کے لئے جو پیغامی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں سیدھا راستہ نصیب کرے ؎

(۴) میری ہمشیرہ بہت سخت بیمار ہے۔ اور حالت تشویشناک ہے۔ احمدی احباب سے ... درخواست دعا ہے۔ [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah
381

(بسم اللہ الرحمن الرحیم)
الفضل
قادیان دارالامان - ۳۱ جنوری ۱۹۲۵ء

اے کُشتگانِ اُلفت
اے محبّت عجب آثار نمایاں کردی
زخم و مرہم بره یار تو یکساں کردی

نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

دنیا میں نگاہیں مختلف ہیں۔ اور پھر ہر ایک نگاہ کا مطمح نظر بھی مختلف ہے۔ ایک کی نگاہ میں اگر ایک چیز محبوب ہے۔ تو دوسرے کی نگاہ میں دوسری چیز مرغوب اور پسند ہے۔ غرض کوئی دل محبت کی آتش سوزاں سے خالی نہیں خواہ وہ کسی قوم کسی فرقہ اور کسی مذہب اور کسی ملک سے بھی تعلق رکھتا ہو۔ اس آگ کو کسی نہ کسی رنگ میں ضرور اپنے اندر محسوس کریگا۔ کوئی کسی کے رنگ پر فریفتہ ہو رہا ہے اور کوئی کسی کے نقش و نگار پر کوئی کسی کے اخلاق پر فریفتہ ہو رہا ہے۔ کوئی کسی کے عادات و اطوار پر۔ غرض ہر کمال اپنے اندر ایک جذب رکھتا ہے۔ جس کی طرف مناسبت کے مطابق دل کھنچے چلے جاتے ہیں۔ کسی کو اس محبت نے مجنون بنا دیا۔ اور کسی کو اس محبت نے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جیسا اولوالعزم نبی اور رسول ؎

ہمارا مطمح نظر

اے احمدی جماعت تجھے مبارک ہو۔ کہ تیرا مطمح نظر ایک ہے۔ گو افراد کے لحاظ سے تو لاکھوں کی تعداد میں ہے۔ کیونکہ تو نے جو گوہر مقصود حاصل کیا ہے۔ تمام رنگ و الوان اور تمام عمدہ سے عمدہ نقش و نگار بلکہ ہر ایک کمال جو اپنے اندر حسن و جمال رکھتا ہے۔ وہ سب کچھ اس ایک وجود میں پایا جاتا ہے۔ جس کا نام اللہ ہے پس تم ہی وہ قوم ہو۔ جو انشراح صدر سے کہہ سکتے ہو ؎

شکر للہ مل گیا ہم کو وہ لعل بے بدل

مشہور ہے۔ حبّك الشئ يعمی و يصم۔ کہ کسی چیز کی محبت انسان کو اندھا اور بہرہ کر دیتی ہے۔ اس کو اپنا نفع نقصان کچھ نہیں سوجھتا۔ اور نہ وہ کسی کی بات سُنتا ہے۔ بلکہ کہتا ہے۔ یا لائمی فی الهوی العذری معذرة منی الیك ولو انصفت لم تلم۔ کہ اے میری محبت میں مجھے ملامت کرنیوالے باز آ جا۔ اگر تو انصاف کرے۔ تو مجھے ملامت نہ کرتا۔ تم سے بڑھ کر خوش قسمت کون ہو سکتا ہے۔ کہ غیر تو سطحی چیزوں میں دل لگا کر اندھے اور بہرے ہو رہے ہیں۔ مگر تم نے خدا سے دل لگا کر نہ تو دنیا کے نفع و نقصان کو دیکھا۔ اور نہ دنیا داروں کی باتوں پر کان دھرے۔ کیونکہ سطحی چیزوں سے دل لگانیوالوں کے نقصان کا کوئی متکفل نہیں۔ اور نہ ان کا کوئی سہارا ہے لیکن جس کے لئے تم دنیا اور دنیا داروں کی طرف سے اندھے اور بہرے ہوئے ہو۔ وہ تمہارا پورا سہارا اور تمہارے ہر نقصان کا متکفل اور ذمہ وار ہے۔ اس لئے دوسرا کون عاشق ہے۔ جو تمہاری برابری کر سکے۔ مگر عشق اور محبت کی راہ و رسم سے واقف لوگ جانتے ہیں۔ کہ وہ عاشقوں کو کس رنگ میں رنگین کر دیتا ہے۔

کس بہر کسے سر ندہد جاں نفشاند
عشق است کہ ایں کار بصد حرص کناند

ایک احمدی کی شان

پس ایک احمدی کو جس نے اپنا محبوب خدا ٹھہرالیا ہے۔ اور جس کی راہ میں اس کو کسی قسم کے نقصان کا خطرہ نہیں۔ اسکی محبت میں مال کیا جان تک قربان کر دینے سے بھی دریغ نہیں ہو سکتا کیونکہ تمہارا خدا ایسا باوفا ہے۔ کہ اس کے عاشق جو کچھ اسکی محبت میں کھوتے ہیں۔ وہ انکو اس سے بہت بڑھ چڑھ کر دیتا ہے۔ پس تم اپنے عمل سے ثابت کر دو۔ کہ خدا کے سوا تمہاری نگاہ میں کوئی چیز بھی محبوب نہیں۔ کیونکہ تمہارا خدا کہتا ہے۔ کبر مقتا عند الله ان تقولوا ما لا تفعلون۔ کہ مجھے تمہارا محض دعویٰ بغیر عملی ثبوت کے سخت ناراض کرنے والا ہے۔ اے احمدی قوم تو اپنی جانی اور مالی قربانیوں سے موجودہ دنیا بلکہ نسلوں کے لئے قابل قدر نمونہ قائم کر دے۔ تاکہ تیری حسنات کا سلسلہ کبھی ختم ہی نہ ہو اور تو خدا کے دفتر میں سچے عاشقوں میں شمار کی جائے۔

سچے عاشق کا رویّہ

ایک عاشق صادق جہاں اس بات کا ہر وقت منتظر رہتا ہے۔ کہ اس کا محبوب اسے کیا حکم دیتا ہے۔ تا وہ فوراً اسکی تعمیل کرے۔ وہاں اس کی محبت اس بات پر بھی اسکو مجبور کرتی ہے۔ کہ وہ اسکے حکم کا ہی منتظر نہ رہے۔ بلکہ خود کوشش کر کے اس کے مخفی ارادوں پر بھی اطلاع پا دے۔ تاکہ اس کے محبوب کو حکم کرنے کی بھی ضرورت نہ رہے۔ اور عاشق و معشوق کے ارادے بالکل ایک ہو جائیں۔

پس اے احمدی جماعت تو عشق اور محبت کی رسم کے مطابق صرف اسی بات کی منتظر نہ رہ۔ کہ قادیان کی طرف سے کس وقت تجھ کو خدا کا کوئی حکم سنایا جاتا ہے۔ تا اسوقت تو اپنا مال یا جسم و جان قربان کرے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے سلسلہ کی ضروریات کی خود بخود ہر وقت تم کو فکر ہونی چاہیئے۔ تا قبل اسکے کہ تم کو کوئی حکم پہنچے۔ تم پہلے سے ہی اس ضرورت کو پورا کر دو۔ یا کم از کم اس کا انتظام کر چھوڑو۔ اسوقت کام کی وسعت اور تبلیغ اسلام کی عظیم الشان ذمہ داری کے باعث سلسلہ جہاں تمہاری جانوں کی ضرورت محسوس کر رہا ہے۔ وہاں اس سے بدرجہا بڑھ کر تمہارے مالوں کی اشد ترین ضرورت محسوس کر رہا ہے۔

جماعت کا فرض

پس اے عاشق صادق جماعت تو نے اپنی جانیں اور مال کس دن کے لئے رکھے ہوئے ہیں۔ تم کو چاہیئے۔ کہ جس طرح ایک ماں اس بات کا انتظار نہیں کرتی کہ بچہ اسکو کہے۔ تب وہ اسکو کھانا دے۔ اور بچہ اسے کہے تب وہ اس کا منہ دھلائے۔ اور اس کا نقش و نگار سنوارے۔ اور بچہ اسے کہے۔ تو تب وہ اسے کپڑا پہنائے۔ اور بچہ اسے کہے کہ میں بیمار ہوں۔ تب وہ اسے دوائی دے۔ بلکہ وہ خود بخود اسکی سب ضرورتوں کو پورا کرتی ہے۔ اسی طرح تم کو چاہیئے کہ خدا کے دین کی فکر رکھو۔ اس وقت ضرورت ہے۔ کہ تم دین خدا کے ساتھ ماں والی محبت کا ثبوت دو۔ مرکز سے خود دریافت کر کے سلسلہ کی ضرورتوں کو پورا کرو۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے۔ کہ خدا سے تو تم کو محبت ہو۔ لیکن اسکے دین کی محبت اور اسکی فکر سے تمہارے دل خالی ہوں۔ محبوب کی ہر چیز محبوب اور مرغوب ہوتی ہے۔ پس یہ وقت ہے۔ کہ تم اپنی عظیم الشان مالی قربانی سے سلسلہ کی پوری مدد کرو۔ اور دین الٰہی کی محبت کا ثبوت دو۔ جب تم اس کی محبت میں بیسیوں موتیں اپنے اوپر وارد کر کے موتوا قبل ان تموتوا کے مصداق ہو چکے ہو۔ تو اس وقت اس سخت ضرورت کے موقعہ پر ایک احمدی کے لئے اپنے مال کی قربانی ایک ذرہ بھر بھی بار خاطر نہیں ہو سکتی ؎

نیز تمہارا خدا یہ چاہتا ہے۔ اور اس کا یہ ارادہ ہے۔ کہ تم جو اس کے عشق اور محبت کا دم بھرتے ہو۔ اس کے خوبصورت چہرے کو تمام دنیا کے سامنے پیش کر کے ان کو بھی خدا کا عاشق بناؤ۔ تا جس طرح آسمان پر اس کی بڑائی ہے۔ زمین پر بھی اس کی بڑائی ہو۔ اور اسی مقصد کے پورا کرنے کے لئے اس نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود کو مبعوث فرمایا۔ جس کی طفیل تم اس شمع ازلی سے واقف ہوئے اور پروانہ وار سب رشتہ داریوں کے بند توڑ کر اسکی طرف دوڑ پڑے۔ اگر ایک سطحی خیال کی عورت یہ چاہتی ہے کہ یوسف کی محبت میں وہ دوسروں کو بھی اپنے ساتھ شریک کرے تو تم خدا کے عاشق ہو کر کس طرح برداشت کر سکتے ہو کہ اس کا حسن دنیا کی نظروں سے پوشیدہ رہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مُسلمان علماء اور بعض راہنمایانِ ملک کے اخلاق کا نمونہ

آج کل شہر امرتسر میں ایک سوسائٹی (جو کہ بونگا کانفرنس کے نام سے موسوم ہے) کا ذکر اکثر اخبارات میں آتا رہتا ہے۔ اس سوسائٹی اور کانفرنس کی خصوصیات میں سے ایک یہ ہے کہ اس کے ممبران میں سے اکثر حصہ ان ہستیوں کا ہے جن کو ملک کے لیڈر و خیرخواہ اور علماء کہلانے کا فخر حاصل ہے۔ لیکن ان خیرخواہان ملک اور حامیان دین ممبران کانفرنس کے اخلاق کی کیفیت یہ ہے۔ کہ ادنیٰ سے ادنیٰ آدمی بھی ان کی تقلید کرنا اپنے لئے باعث صد ذلت سمجھیگا۔ چنانچہ ان کی تیرہ باطنی اور اوباشانہ تربیت کا اندازہ اس بات چیت اور ان ریزولیوشنوں سے خوب لگتا ہے۔ جو وہ وقتاً فوقتاً اپنے اس بجوئی شیطانیہ میں پاس کرکے دوسروں کے آزار کی خاطر شائع کرتے رہتے ہیں۔ اور آپس کی بات چیت میں بھی بطور تمسخر ایسے ایسے الفاظ ایک دوسرے کے متعلق استعمال کرتے اور پھر ان سے لطف اور مزا اُٹھاتے ہیں۔ کہ یقیناً وہ شخص (جس کی غیرت انسانی بالکل مسخ ہو چکی ہو-) بھی ایسی بات چیت کو سننے کی قطعاً تاب نہیں لا سکتا۔

ہم ذیل میں اپنے ان ناظرین کی آگاہی کے لئے جو کہ اس کانفرنس کے نام سے تو واقف ہونگے۔ لیکن کام سے واقف نہیں۔ اس کی مختصر سی کارروائی جو کہ اخبار "اتحاد اسلام امرتسر" مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۳۵ء میں شائع ہوئی ہے۔ اور جس پر اخبار مذکور نے اس انسانیت سوز کارروائی پر بہت کچھ اظہار افسوس کیا ہے درج کرکے مسلمانانِ ہند کی زندہ ضمیر سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ کیا وہ ایسے ہی لیڈران اور علماء کی اندھا دھند تقلید سے ترقیات کے اعلیٰ مدارج کو حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ جن کے اندر شمہ بھر بھی دیانت باقی نہیں۔ اور کیا اب بھی کسی فرستادۂ خدا کی ضرورت نہیں تھی۔ چنانچہ اخبار مذکور لکھتا ہے:۔

"اخبارات میں جب کسی کانفرنس کا ذکر یا نام آجائے تو لوگوں کی توجہ کچھ نہ کچھ اس کی طرف ہو جاتی ہے۔ یہی اس کانفرنس کا حال ہے۔ بعض لوگ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ اس میں کیا کام انجام دیا جاتا ہے۔ چونکہ اس کی تحریک ملک و قوم کے لئے سخت مضرت رساں ہے۔ اور مسلمانوں کے حق میں تباہ کن ہے۔ اس لئے اس خطرناک تحریک سے بچنے کے لئے ہم مختصراً عرض کرتے ہیں۔ سنئیے:۔

کہ بونگا کانفرنس دُنیا مردار کی طرح ہے۔ جس طرح دنیا مُردار کی ظاہری صورت بارشاد حضور علیہ السلام دلفریب و دل آویز ہے۔ اسی طرح بونگا کانفرنس کی ظاہری شکل خوشنما ہے۔ مگر اسکے اندر گندگی بھری ہوئی ہے۔ اس کے خاص کاربرداز اس بجھو کی طرح ہیں۔ جس کے متعلق سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا اسے غارت کرے وہ نہ اپنے کو دیکھتا ہے نہ پرائے کو۔ سب پر ڈنگ چلا دیتا ہے۔ اس مختصر تعریف کے بعد اب انکی کارگذاری سنئیے:۔

بونگا کانفرنس کا ایک اجلاس زیر صدارت حضرت حکیم الامت مصلح دین والقوم فخر ملک و ملت سید غازی عبدالرحمن بی اے امرتسری ثم لائیوری امرتسر میں منعقد ہوا۔ جب انکے تمام ممبر ہمچو من دیگرے نیست" کے ممبر پر جلوہ افروز ہو کر تقریریں کرنے لگے۔ تو یہ قرارداد پاس کی گئی کہ سلطان نجد کو انکی فتوحات پر مبارکباد دینے کے لئے اہلحدیث کے سردار کو بھیجا جائے۔ اور یہ شرط کر لی جائے کہ اگر سردار اہلحدیث کو بھوک لگے تو وہ راستہ میں اونٹ نہ کھا جائیں اس تجویز کو مکمل بنانے کے لئے بشمولیت حضرت شیخ حسام الدین بی اے (جو آجکل میونسپل کمشنری کے لئے سرگرداں ہیں) ایک سب کمیٹی بنائی گئی۔ اس سب کمیٹی نے ایک چٹھی مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور ایک مولوی محمد ابو القاسم صاحب بنارسی کو لکھی کہ ہمارا اونٹ بلبلا رہا ہے۔ اپنے سردار کو بھیجنے کا انتظام کیجئے۔ یہ ایک تمسخر تھا جو علماءِ دین سے کیا گیا۔ انہوں نے اس تحریر کا کیا جواب دینا تھا بنتا ہے کہ کسی دل لگی باز نے غازی صاحب ممدوح صدر بونگا کانفرنس کو لکھا کہ ہمارا سردار خائن نہیں۔ اور نہ اُونٹ پر چڑھنے کا عادی ہے آپ کوئی اچھی سی اونٹنی کا انتظام کر دیجئے جس پر وہ سواری کرکے دیکھ لیں۔ اگر وہ اونٹنی (تربیت یافتہ اور کالاآمد سوداگری) ہوگی تو نجد سے واپس لاکر صحیح و سالم آپ کو واپس کر دی جائیگی معلوم نہیں یہ خط غازی صاحب کو ملا یا نہ۔ اور اگر ملا تو اس کا جواب انہوں نے یا سب کمیٹی نے کیا دیا۔

اور سُنئیے:۔

پنجاب پراونشل خلافت کا ڈرامہ جب ختم ہو چکا ہے۔ تو جس طرح تھئیٹروں میں کھیل ختم ہونے پر ایک مسخرہ مذاقیہ پارٹ ادا کرتا ہے۔ اسی طرح بونگا کانفرنس کے اجلاس کا ڈھونگ رچا گیا۔ اور اس میں مولانا ظفر علی خان اور دیگر بزرگان کرام بھی شامل ہوئے۔ اس اجلاس میں جماعت احمدیہ کے سردار پر تمسخر اُڑایا گیا۔ جو سراسر لچریت پر مبنی تھا۔ جماعت احمدیہ کے ساتھ ہمارا اختلاف ہے۔ لیکن اسلام ہمیں کسی پر تمسخر اڑانے کی اجازت نہیں دیتا۔ اسی اجلاس میں بونگا کانفرنس کے ایک سرگرم رکن نے بطور مذاق دریافت کیا کہ یہ تقریب کیسی ہے؟ انہوں نے (ایک مولوی صاحب کی طرف اشارہ کرکے بتایا کہ ان کے ختنے ہیں۔ مولوی صاحب بھی حاضر جواب تھے۔ بولے ٹھیک میرے بھی ختنے ہیں۔ مگر آپ کی زوجہ محترمہ کے بھی ساتھ ہی ..... ہیں۔ اس بیہودہ گوئی پر جمعیۃ العلماء کے ایک موٹے تازے رکن کو توجہ دلائی گئی۔ تو انہوں نے فرمایا کہ یہاں ہماری پوزیشن اور ہے۔ مگر ممبر پر اور یعنی

رات کو خوب ہی پی۔ صبح کو توبہ کر لی
رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

اسی اجلاس میں یہ تجویز پاس ہوئی کہ سونے کی چڑیا یا حصول زر کا ذریعہ مولوی سید عطاء اللہ شاہ بخاری جو ہمارے ہاتھ لگے تھے۔ وہ نکل گئے ہیں۔ لہذا انکو مرغی قرار دیا گیا اور کہا گیا کہ وہ کڑک بیٹھ گئی ہے۔ ان کا کڑک توڑا جائے یعنی انڈے دینے کے قابل بنایا جائے۔ وہ بھی غضب کے حاضر جواب ہیں۔ انہوں نے بقول حسین میر کہا کہ یہ سب جیمنی انڈے ہیں۔ جو مہینے میں ایک دفعہ جمع ہوتے ہیں۔ یہ ہے بونگا کانفرنس کی اندرونی تصویر۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر کچلو۔ غازی عبدالرحمن وغیرہم مسلمانوں کو اس تباہ کن لغو لچر تحریک سے بچائے۔"

اسلام کو بدنام کرنیوالے مُسلمان

ایک شخص "سگ درگاہ" نامی جس نے سید فضل شاہ کے نام سے حضرت خلیفۃ المسیح اور حافظ روشن علی صاحب کو چیلنج دیا تھا کہ میرے مقابل پر آکر اُبلتے ہوئے کڑاہے میں کود پڑو یا پتھر کو سونا بنادو اس کے متعلق ہمارے اخبار مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۳۴ء میں ایک مختصر نوٹ دیکر بتایا گیا تھا کہ اسلام میں خودکشی حرام ہے۔ اگر انہیں زندگی اتنی ہی دوبھر معلوم ہوتی ہے تو خود گرم تیل میں کود کر مر جاؤ۔ لیکن اس پر بھی سگ کی تسلی نہ ہوئی۔ اور اب پھر دوبارہ ایک اخبار میں اعلان کر دیا کہ کیوں میرے مقابل پر نہیں۔ اسکے متعلق ہم اپنی طرف سے کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ ہاں اخبار آریہ گزٹ مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۵ء میں اس چیلنج اور ایسی بیہودہ کرامات کے متعلق جو نوٹ شائع ہوا ہے۔ اس کا ضروری اقتباس درج ذیل کرتے ہیں جس کو پڑھکر ایسے لوگوں کو شرم آنی چاہیئے کہ انہوں نے کس قدر اسلام کو بدنام کر رکھا ہے۔ چنانچہ اخبار مذکور لکھتا ہے:۔

"ہم تو روحانیت کے ثبوت میں اس قسم کی کرامات دکھلانے کا تذکرہ یا خیال ہی کفر سمجھتے ہیں۔ اور یہ یقین رکھتے ہیں کہ جس مذہب کے پیرو ایسے باطل طلسموں کے زیر اثر ہیں وہ جہاں اپنے مذہب کو "ان سائنٹفک" ثابت کرتے ہیں۔ وہاں اپنے ہم مذہبوں کی کثیر تعداد کی لاعلمی اور جہالت کا بھی کافی و وافی ثبوت بہم پہنچاتے ہیں۔"

* مولوی محمد کفایت اللہ صاحب جمعیۃ العلماء دہلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

382

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

حقوق نسواں

یہ خطبہ حضرت صاحب نے جناب مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی صاحبزادی سلیمہ بیگم کے نکاح کی تقریب پر ارشاد فرمایا۔ جتنا قلم بند ہو سکا۔ احباب کے لئے درج اخبار کیا جاتا ہے۔ (حافظ)

مردوں کی افسری کے معنے

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ مردوں کو ایک فضیلت اور افسری حاصل ہے اور قرآن کریم اور رسول کریم کی تعلیم سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ مردوں کو عورتوں پر فوقیت ہے۔ اور ان کو ایک درجہ دیا گیا ہے۔ لیکن صرف ماتحتی اس امر پر دلالت نہیں کرتی۔ کہ عورتیں محض ماتحتی کے لئے ہی پیدا کی گئی ہیں۔ اور ان کا کوئی حق ہی نہیں ہے کیونکہ ماتحتی بھی دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک ماتحتی تو ماتحتی کے لئے ہی ہوتی ہے۔ اور اس کا مقصد ہی یہی ہوتا ہے۔ کہ وہ ہمیشہ ماتحت ہی رہے۔

جانوروں کی ماتحتی کی غرض

جیسے جانوروں کی ماتحتی گھوڑے ہیں گدھے ہیں۔ گائے بکریاں ہیں۔ ان کی ماتحتی کی اصل غرض ہی یہی ہے۔ کہ وہ انسان کے ماتحت ہی رہیں۔ تاکہ ان کی ماتحتی سے انسان سکھ اور آرام حاصل کریں۔ خدا نے ان کو انسانوں کا مسخر بنایا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ ہم نے ان جانوروں کو تمہاری خدمت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور تم کو ایسی طاقت دی ہے۔ کہ تم ان پر حکومت اور افسری کر سکو۔ اور ایک گھوڑا گدھا یا مرغی وغیرہ جانور اسلئے انسان کے ماتحت نہیں کئے گئے۔ کہ ان کی عقل کم ہے۔ بلکہ محض انسان کے فائدے اور اس کے آرام اور سکھ کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ اگر وہ جانور زکی بھی ہیں۔ اور ان میں اگر عقل بھی پائی جاتی ہے۔ تو بھی ایسی زکی عقل اور ان کا زکی ہونا انسان کے کام آوے۔ مگر ایک ماتحتی مجبوری کی ماتحتی ہوتی ہے۔ اصل مقصد اس سے ماتحتی نہیں ہوتا۔ کیونکہ اصل مقصد کے حصول میں بغیر اس کے کامیابی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے وہ ماتحتی بطور علاج ہوتی ہے۔ نہ بطور اصل مقصد کے جیسے تربیت اولاد بغیر اولاد کی ماتحتی کے بالکل نہیں ہو سکتی۔ جب تک ماں باپ اولاد پر پورا تصرف نہ رکھیں۔ اولاد کی تربیت کا مقصد حاصل نہیں ہو سکتا ۔

اولاد کی ماتحتی کی غرض

اب اولاد کی ماتحتی جانوروں کی ماتحتی کی طرح نہیں۔ کیونکہ جانوروں کی ماتحتی تو انسان کے فائدہ اور اس کے سکھ اور آرام کے لئے ہے۔ لیکن اولاد کی ماتحتی ماں باپ کے فائدہ کے لئے نہیں۔ بلکہ اولاد کے فائدہ کے لئے ہے۔ اسی طرح انتظام کی درستی۔ تمدن اور باہم نیک معاشرت اور اشتراک کے قیام کے لئے جب تک پریذیڈنٹ یا کوئی امیر نہ ہو۔ سول اور سوشل تعلقات صحیح اور درست نہیں رہ سکتے۔ اب پریذیڈنٹ کی افسری کے یہ معنے نہیں۔ کہ اس کے حقوق دوسروں سے زیادہ ہو جاتے ہیں نہیں۔ زیادہ سے زیادہ اس کو یہ درجہ دیا جاتا ہے۔ کہ اس کی رائے کو انتظامی معاملات میں فوقیت دی جاتی ہے مگر اس کے شخصی حقوق دوسروں سے زیادہ نہیں ہو جاتے مثلاً ایک تجارتی کمپنی کا ایک پریذیڈنٹ ہو۔ اس کی رائے کو تو بے شک وقعت دی جائیگی۔ مگر وہ اپنی اس افسری کی وجہ سے یہ حق نہیں رکھتا۔ کہ دوسروں کے حصہ پر بھی قبضہ کر لے۔ کیونکہ اس کی افسری اور دوسروں کی ماتحتی باہم تعاون اور اشتراک کے قیام کے لئے ہے۔ نہ اس لئے کہ دوسروں سے کام لے کر فائدہ اٹھائے۔

بیوی کی ماتحتی کی غرض

یہی ماتحتی ہے۔ جو بیوی کی خاوند کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ جہاں آدمی زیادہ ہوں۔ وہاں تو کثرت رائے پر بھی فیصلہ ہو جاتا ہے۔ مگر میاں بیوی دو آدمیوں میں کثرت رائے کا سوال بھی اٹھ جاتا ہے۔ کیونکہ نوے فی صدی ایسے مرد ہیں۔ کہ جو ایک بیوی سے زیادہ بیویاں نہیں رکھ سکتے۔ کیونکہ اگر غور کیا جائے۔ تو مرد و عورت کی تعداد قریباً برابر ہے ایک تو اس وجہ سے کہ معقول تعداد آدمیوں کی ایسی ہے۔ کہ جو نکاح کی طاقت ہی نہیں رکھتے۔ مگر عورتیں باوجود کمزوری کے نکاح کر سکتی ہیں۔ اور پھر پانچ فیصدی مردوں میں سے بھی جو ایک سے زیادہ بیویاں رکھ سکتے ہیں۔ چند ایسے ہونگے جو دو ہی رکھ سکیں گے۔ اور چند ہی ایسے ہونگے۔ جو چار بھی رکھ سکیں۔ قانون قدرت میں خدا تعالےٰ نے تعداد نکاح میں خود ہی حد بندی کر دی ہے۔ ایک لیڈی نے انگلینڈ میں مجھ پر سوال کیا تھا کہ اس اجازت سے تو ضرورت کے بغیر ہی ہر کس و ناکس کثرت ازدواج کرنے لگ جائیگا۔ میں نے ان کو یہی جواب دیا۔ کہ لوگ اس قدر عورتیں کہاں سے لائیں گے۔ کہ ہر شخص ایک سے زیادہ نکاح کرنے لگے۔ اگر ملک میں عورتیں اسقدر زیادہ ہیں۔ کہ ہر شخص ایک سے زیادہ نکاح کر سکتا ہے۔ تو پھر میرے نزدیک ہر شخص کا فرض ہے کہ ایسا کرے تا ملک کی طاقت ضائع نہ جائے۔ لیکن اصل بات یہی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے خود ہی قانون قدرت کے ذریعے اس کی حد بندی کر دی ہے جس سے کوئی تجاوز نہیں کر سکتا۔ یہ طریق افسری اور ماتحتی کا جو میاں بیوی کے درمیان رکھا گیا ہے۔ محض اس لئے ہے۔ کہ تا وہ دونوں بغیر کسی قسم کی شکر رنجی کے ایک دوسرے کا تعاون کر سکیں مرد کی اس افسری کا یہ مطلب نہیں۔ کہ اس کی وجہ سے عورت سے مرد کے حقوق کچھ زیادہ ہو جاتے ہیں ۔

مرد و عورت دونوں کی ذمہ واریاں برابر ہیں

اس لئے خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ واتقوا اللّٰہ پہلے تو اصل منبع کی طرف توجہ دلائی کہ ایک انسان کی تم اولاد ہو۔ کیا مرد اور کیا عورت برابر ہیں۔ فرمایا۔ کہ مرد کو ہم نے افسری کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور عورت کو ماتحتی کے لئے ایسا قرآن کریم میں کہیں نہیں آیا۔ اگر کچھ آیا ہے۔ تو دونوں کے لئے آیا ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے لتسکنوا الیھا وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ۔ کہ تم تسکین اور آرام حاصل کرو۔ اس طرح کہ تم بیوی سے محبت کرو۔ اور بیوی تم سے محبت کرے۔ تم بیوی پر مہربانی کرو۔ اور بیوی تم پر مہربانی کرے۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے عورتوں کو مردوں کے تقوی کے لئے بطور لباس بنایا ہے۔ حالانکہ صرف عورتیں مردوں کے لئے بطور لباس نہیں بنائی گئیں۔ بلکہ مرد بھی عورتوں کے لئے بطور لباس بنائے گئے ہیں۔ ھن لباس لکم وانتم لباس لھن محض عورت مرد کیلئے لباس نہیں۔ بلکہ مرد بھی عورت کے لئے لباس ہے۔ اور ذمہ واریاں دونوں کی برابر ہیں۔ ہاں درجوں میں تفاوت ہے۔ جیسے اشتراک اور تعاون کے قائم رکھنے کے لئے پریذیڈنٹ اور امیر کو درجہ دیا جاتا ہے۔ بڑے سے بڑا اگر اس کو کچھ فائدہ ہے۔ تو یہی کہ اس کی رائے زیادہ سنی جائے گی۔ حقوق میں وہ کوئی زیادہ نفع حاصل نہیں کر سکتا۔ ان اللّٰہ کان علیکم رقیبا۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر تم اس مسئلہ کو نہ سمجھو گے۔ اور تقوےٰ سے کام لے کر عورتوں کے حقوق کی حفاظت نہ کرو گے۔ تو یاد رکھو۔ تم پر بھی ایک اور ہستی نگران ہے آج اہل یورپ کہتے تو ہیں۔ کہ ہم عورتوں کے حق ان کو دیتے ہیں۔ حالانکہ انہوں نے دیئے نہیں۔ بلکہ عورتوں نے اپنے حقوق ان سے چھینے ہیں۔ لیکن اسلام نے نہایت خوشی کے ساتھ عورتوں کو حقوق دیئے ہیں۔ اور اس وقت دیئے ہیں۔ جب عورتوں نے اپنے حقوق مانگے بھی نہیں تھے۔ بلکہ اسلام نے تو ان کو حقوق اس وقت دیئے ہیں۔ جب عورتیں حق مانگنا تو درکنار اپنا حق ہی کچھ نہ سمجھتی تھیں اور انکی زندگی نوکروں اور غلاموں بلکہ جانوروں کی طرح بسر ہوتی تھی پیشتر اس کے کہ عورتیں اپنے حقوق مردوں سے طلب کریں۔ مردوں کو چاہیئے کہ ان کے حقوق ان کو دیدیں۔ تا اللّٰہ تعالےٰ کا منشا جھگڑوں اور فسادوں کے ذریعہ پورا نہ ہو۔ بلکہ اسکے حکم کے ماتحت ہم اس کے منشاء کو پورا کر دینے والے ہوں۔ کہ اسی میں اسلام کی بھی عزت ہے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر احمدیوں سے ایک سوال

سیاست ۲۶ جنوری میں زین العابدین میرٹھی و حمید احمد اٹاوی کے دو مراسلے چھپے ہیں۔ جو نہایت شوخی و بیباکی سے لکھے گئے ہیں۔ ان کا ملخص یہ ہے:

"کہ مرزا صاحب نے کشتی نوح و دافع البلاء میں فرمایا ہے کہ مسیح موعود کے لئے طاعون پھیلنا اور خسوف و کسوف کی پیشگوئیاں قرآن مجید میں موجود ہیں۔ مگر ہمیں ایسی کوئی آیت قرآن میں نہیں ملی"

اس کم نظری و عدم تدبر کی وجہ سے وہ یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ کہ شاید مرزا صاحب کا کوئی نیا قرآن تھا۔ جسے وہ ترویج دینا چاہتے تھے (والعیاذ باللہ)

اس بوسیدہ اعتراض کا تو کئی دفعہ جواب دیا جا چکا ہے مگر ایسے بے تکی ہانکنے والے ہیں زمانوں کا آوازہ لگاتے ہی رہتے ہیں:

قبل اس کے کہ میں اس اعتراض کا مفصل جواب دوں۔ اور قرآن شریف سے ہی حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود کی صداقت کو ظاہر کروں۔ اس بیباک معترض سے ایک سوال کا جواب طلب کرتا ہوں۔ وہو ہذا

۱۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ سے ایک روایت آئی ہے۔ کان فیما انزل من القرآن عشر رضعات معلومات یحرمن ثم نسخن بخمس معلومات فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھن فیما یقرء من القرآن (صحیح مسلم جلد اوّل کتاب الرضاع۔ کہ نبی کریم صلعم پر قرآن کریم میں عشرہ رضعات معلومہ محرمہ اتری تھیں۔ پھر وہ منسوخ ہو گئیں۔ اور صرف پانچ رہ گئیں۔ وہ پانچ نبی کریم صلعم کی وفات تک قرآن میں ہی پڑھی جاتی تھیں۔

یہ حدیث بلحاظ اسناد نہایت صحیح ہے۔ اور امام مسلم رحؒ کی شروط کے مطابق ہے۔ پس کیا اس حدیث کی بنا پر واقعی موجودہ قرآن کریم میں خمس رضعات معلومہ محرمہ موجود ہیں۔ اگر موجود ہیں۔ تو ظاہر کی جاویں۔ اور حوالہ دیکر بتایا جاوے۔ کہ وہ کونسی ہیں۔ ولن تستطیعوا ان تفعلوا۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ کہ قرآن کریم میں عشرہ رضعات اتریں پھر منسوخ ہو کر پانچ تا حین وفات آنحضرت رہیں۔ جو پڑھی بھی جاتی تھیں۔

حضرت مرزا صاحب بھی فرماتے ہیں۔ کہ قرآن کریم میں مسیح موعود و مہدی معہود کے وقت خسوف و طاعون پھیلنے کا ذکر ہے۔ پس باتیں دونوں مساوی ہیں۔ بفضلہ و بحولہ تعالےٰ احمدیوں نے تو بارہا اس ارشاد کا حوالہ دیا۔ بلکہ قرآن کریم سے ثابت کیا۔ اور سینکڑوں کی تسلی ہوئی۔ اور اب بھی میں انشاءاللہ اس بات کو قرآن کریم سے ثابت کروں گا۔ وما توفیقی الا باللہ مگر اہلسنت والجماعت واہلحدیث دونوں فرقے خمس رضعات معلومہ کو مقرع قرآن سے ثابت نہیں کر سکتے۔ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا۔ دیدہ باید

(خاکسار غلام احمد مولوی فاضل بدو ملہوی)

مولوی محمد علی صاحب سے ناقابل حل سوال

مولوی محمد علی صاحب نے ایک قاعدہ "خاتم النبیین" کے معنوں کے لئے بدیں الفاظ مقرر فرمایا ہے:۔

"عرب میں خاتم القوم کا محاورہ جس کے مطابق خاتم النبیین ہے۔ صرف ایک ہی یعنی آخر القوم کے معنے میں بولا جاتا تھا" (رسالہ آخری نبی صـ)

اسی طرح ذرا آگے چل کر اس قاعدہ کو مندرجہ ذیل الفاظ میں مستحکم بنانے کی کوشش فرماتے ہیں:۔

"خاتم القوم کے معنے اس قوم کا آخری آدمی ہی عرب کرتے تھے اور کرتے ہیں۔ اور اگر غور کیا جائے۔ تو خاتم القوم کے اور معنے ہو بھی کیا سکتے ہیں" صـ

گویا مولوی صاحب کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ خاتم القوم کے معنے سوائے اس قوم کے آخری فرد کے اور کوئی ہو ہی نہیں سکتے۔ اور عرب ہمیشہ سے یہی معنے کرتے آئے ہیں اور کرتے ہیں:

میں اس وقت دیگر حوالجات سے قطع نظر کرتے ہوئے اس وقت صرف ایک شعر پیش کرتا ہوں۔ جس میں خاتم القوم کا محاورہ استعمال کیا گیا ہے۔ اور اس جگہ اس کا آخری فرد ہرگز مراد نہیں لیا جا سکتا۔ چنانچہ ابو تمام حبیب بن اوس شاعر کی وفات پر حسن بن وہب شاعر کہتا ہے ؎

فجع القریض بخاتم الشعراء
وغدیر روضتھا حبیب الطائی

(وفیات الاعیان لابن خلکان جلد اصـ ۱۲۳ سطر ۱۰ مصری)

اس شعر میں شاعر نے ابو تمام کو "خاتم الشعراء" قرار دیا ہے۔ کیا اب اس کے بعد کوئی شاعر نہیں ہوا۔ اور وہ شاعروں کا آخری فرد تھا اگر اس کے بعد بھی شاعر ہوئے ہیں۔ اور ضرور ہوئے ہیں۔ تو کیا مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء اپنے خود ساختہ قاعدہ کو ثابت کریں گے۔ دیدہ باید۔ (خاکسار اللہ دتا جالندھری قادیان)

تبلیغ ادنیٰ اقوام

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ ادنےٰ اقوام میں بھی تبلیغ اسلام کرنا ہمارا ایسا ہی فرض ہے۔ جیسا کہ دوسرے طبقہ کے لوگوں میں اور میں اس کی اہمیت اور ضرورت کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر وضاحت سے بیان کر چکا ہوں۔ اس امر کے متعلق مجھے ایک مخلص اور تبلیغ میں تجربہ کار نوجوان احمدی کی طرف سے ایک خط موصول ہوا ہے۔ جس کا ضروری حصہ اخبار میں درج کر کے میں تمام جماعت احمدیہ کو عموماً اور احمدی زمیندار بھائیوں کو خصوصاً اس کی طرف متوجہ کرانا چاہتا ہوں۔ اور یہ بھی درخواست کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ اس سے فائدہ اٹھاویں۔ اور اس کے مطابق عمل کریں۔ کیونکہ میری رائے میں یہ ایک عمدہ تجویز ہے۔ اور ہم اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ وہ خط اس طرح شروع ہوتا ہے

"میں جس وقت علاقہ ملکانہ میں تھا۔ تو مجھے کئی بار خیال آیا کہ اگر ہم لوگ پنجاب میں ان چوہڑوں میں تبلیغ کریں۔ جو کہ مسلمان زمینداروں کے ساتھ کاشت کا کام کرتے ہیں۔ تو بفضلہ تعالےٰ بہت بڑی کامیابی کی امید ہو سکتی ہے۔ کیونکہ ایسے چوہڑے جو مسلمان زمینداروں کے ساتھ رہتے ہیں۔ وہ اپنے تمدن میں بہت کچھ اسلامی جھلک رکھتے ہیں۔ مثلاً جو چوہڑے ہمارے گاؤں میں ہیں۔ وہ السلام علیکم کہتے ہیں۔ سؤر سے ایسے ہی نفرت کرتے ہیں۔ جیسے کہ ہم مسلمان۔ کلمہ پڑھتے ہیں۔ اور ایسے صاف ستھرے رہتے ہیں۔ جیسے کہ مسلمان رہتے ہیں۔ میں نے ان کو تبلیغ کی ہے۔ اور میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ اگر ان میں استقلال اور ہمت سے کام کیا جاوے۔ تو یہ لوگ مسلمان ہو سکتے ہیں۔ گو ان کو اس وقت مذہب تبدیل کرنے سے صرف سیاسی ہی فائدہ ہو سکتا ہے۔ کہ ہم مسلمان ان کے ساتھ اپنا کھان پان اور حقہ پانی ایک کر لیں گے۔ اور یہ لوگ اس بات سے فی الحال بہت خوش ہو رہے ہیں۔ اور پھر اس کے بعد ان کے بچوں کو تعلیم کی ضرورت ہو گی۔ جس کے لئے انتظام کرنا پڑے گا۔ میرا خیال ہے کہ اگر آپ تمام احمدی زمینداروں کو اس بات کی تحریک کریں۔ کہ وہ اس کام کو ضرور کریں۔ تو بہت بڑا فائدہ ہو سکتا ہے۔ اور مجھے خدا کے فضل سے کامل یقین ہے۔ کہ اگر تمام احمدی زمیندار استقلال اور ہمت سے کام کریں گے۔ تو یہ قوم بہت جلد مسلمان ہو سکتی ہے۔ ان کے مذہب تبدیل کرنے سے ہماری جماعت پر کچھ بوجھ نہیں پڑ سکتا۔ کیونکہ یہ زمینداروں کے ساتھ اسی طرح ہی مسلمان ہو کر کام کر سکیں گے۔ جس طرح اب کر رہے ہیں"

(فتح محمد سیال۔ ناظر دعوت و تبلیغ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

383

اشتہارات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱)

آپ آج کاغانی صاحب کا تیار کردہ منجن دانتوں پر نہیں ملا ضرور استعمال کریں۔ ان بیماریوں کے لئے مجرب ہے۔ دانتوں کا ہلنا درد کرنا۔ مسوڑوں کا پھولنا۔ مسوڑوں سے خون اور پیپ کا نکلنا پانی لگنا۔ منہ سے بو آنا۔ دانتوں کو گوشت خورہ لگنا۔ تھوڑے دن لگانے سے انشاء اللہ آرام ہوگا۔ دانتوں کی جڑیں مضبوط ہو کر دانت مضبوط ہو جاتے ہیں۔ مسوڑے اور دانتوں کی بیماریوں کا ضامن ہے

قیمت فی شیشی ۱۲/

دواخانہ رحمانی۔ عبدالرحمٰن کاغانی قادیان۔ پنجاب

نقش کلمہ شریف یا اپنا نام و لقب نقش

یا الیس اللہ بکاف عبدہ لکھا ہوا چاول فی چاول ایک آنہ کا ٹکٹ محصول کے لئے بھیج کر مفت منگالیں؛

نگینے ہمارے ہاں اعلیٰ درجہ کے اصلی عقیق سرخ کے نہایت ہی خوشنما چمکدار چھوٹے سے قیمتی نگینہ پر چھوٹی چھوٹی دعائیں مثلاً کلمہ طیبہ یا آیت کریمہ یا لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین یا الیس اللہ بکاف عبدہ یا اتنی ہی بڑی کوئی اور دعا بے حد محنت کاریگری اور صفائی سے نہایت ہی خوشنما کھود دی جاتی ہے۔ فی نگینہ ڈیڑھ روپیہ دعا مع نام خریدار ۱۲/۔ معمولی قسم کا سبز یا سرخ یا آسمانی نگینہ ۸/۔ اگر دعا کے نیچے اپنا نام بھی کھدوائیں تو ۲/ محصول بذمہ خریدار؛

پتہ:۔ **منیجر کارخانہ متبرک نگینہ۔ پانی پت پنجاب**

لغات القرآن

اس عجیب وغریب کتاب کی مدد سے ایک اردو خواندہ بچہ بھی تمام قرآن شریف کا ترجمہ تین چار ماہ میں آسانی سے فرفر یاد کر سکتا ہے۔ قیمت ۱۲/۔ مجالس المنار از مولانا حالی ہر دو حصہ ۱۲/ مولود شریف از مولانا حالی ۸/؛

پتہ:۔ **محمد انوار الدین۔ پانی پت۔ ضلع کرنال**

ایک سود مند مکان رہن ملتا ہے

ایک صاحب اپنا ایک مکان پختہ وخام جو محلہ دار الفضل قادیان کے شمال کی طرف واقع ہے۔ کسی ضرورت کے لئے رہن رکھنا چاہتے ہیں۔ مکان اس وقت مبلغ ۹/ ماہوار کرایہ پر چڑھا ہوا ہے۔ گویا سالانہ آمدنی ایک سو آٹھ روپیہ کی ہے۔ زر رہن مبلغ ایک ہزار روپیہ ہوگا۔ خواہشمند احباب میرے واسطہ سے یہ معاملہ طے کر وا سکتے ہیں۔ فقط والسلام؛

مرزا بشیر احمد۔ قادیان

جرمن سائنس کے کرشمے

اعصاب اور دماغ کا حیرت انگیز علاج

نیورا لیسیتھین موتی کو کس نظر سے دیکھا جاتا ہے

نیورا لیسیتھین کے متعلق آپ الفضل میں بہت کچھ پڑھ چکے ہیں۔ اب چند معززین احباب کے سرٹیفکیٹ ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ جن سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا۔ کہ کس پایہ کی یہ غذا ہے۔ بشرطیکہ باقاعدگی کے ساتھ اس کا استعمال کیا جائے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب قادیان

تحریر فرماتے ہیں۔ میں نے آپ کی جرمن کی نئی ایجاد شدہ دوائی نیورا لیسیتھین استعمال کی۔ جس سے میری اعصابی کمزوری کو بہت فائدہ ہوا۔ انفلوئنزا کے بخار کے بعد میرے جسم میں بعض اوقات تشنج کی سی حالت پیدا ہو جاتی تھی۔ جو اب بفضل تعالیٰ بالکل ہٹ گئی ہے۔ نیز انفلوئنزا کے بعد میرا بندوق کا نشانہ خراب ہو گیا تھا۔ اور فائر کرتے وقت ایک قسم کی جھجک معلوم ہوتی تھی۔ وہ بھی اسکے استعمال سے ہٹ گئی ہے اس کے علاوہ میں نے اپنی قوت حافظہ کیلئے بہت مفید پایا ہے۔

تین عدد بوتل اور ارسال فرماویں؛

محمد اشرف صاحب اکبر تھانہ مزنگ ضلع لاہور تحریر فرماتے ہیں

مجھے انکے استعمال سے کافی فائدہ ہوا مجھے قبض اور کمزوری معدہ کی عرصہ دراز سے سخت تکلیف تھی۔ میں مشکور ہونگا۔ کہ اگر آپ دو بوتل نیورا لیسیتھین بذریعہ وی پی پارسل بھیج سکیں ہو سکے۔ بہت جلد روانہ فرماویں۔ کیونکہ ساتویں شیشی ختم ہو گئی ہے۔ نہایت ضروری ہے۔ بہت جلد دو بوتلیں روانہ فرما دیں

اتچ بی ڈی سالٹ

یہ نمک سات صحت افزا بوٹیوں۔ جسموں میں سے کیمیاوی طور سے لیا گیا ہے۔ اس کا استعمال امراض معدہ کے لئے خدا تعالیٰ کے فضل سے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اور قبض دست پیچش۔ بخار۔ نزلہ۔ سردرد۔ سستی۔ خون کی خرابی۔ بدہضمی۔ جگر کی خرابی۔ متلی۔ قے۔ جوڑوں کے درد کے لئے مفید ہے۔ صبح کے وقت نہار اس کا استعمال انسان کے چہرہ کو سرخ کر دیتا ہے یورپ اور امریکہ کے بڑے بڑے ہسپتالوں میں اس کا استعمال کرایا جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ؎

نواسکس ایواسکس

یہ دونوں غدودوں کے اندرونی رشحات سے تیار کی گئی ہیں اس لئے بہت سی بیماریوں کا قدرتی علاج ہے۔ نواسکس مردوں کے لئے ایواسکس عورتوں کے لئے ہے۔ اس کا استعمال انسان کی قوت نامیہ کو بڑھاتا ہے۔ اس کی طاقت کو قائم رکھتا ہے۔ اور اس کے حواس کو مضبوط کرتا ہے۔ اس سے صحت اور زندگی کا لطف اٹھانے کی طاقت بخشتا ہے اور تمام قسم کی کمزوریوں کا قدرتی علاج ہے۔ اول الذکر قوت مردمی کا حیرت انگیز علاج ہے۔ مراق کو نفع بخشتا ہے۔ اور موخرالذکر عورتوں کی مخصوص بیماریوں میں نہایت مفید ہے۔ مثلاً اولاد نہ ہونا۔ قوت نسوانی کی کمی یا زیادتی۔ اختناق الرحم۔ حیض کا کم یا زیادہ آنا۔ اس کے استعمال سے چہرہ پر جوانی کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ نواسکس ۵/۔ ایواسکس ۵/؛

اسی کلسین نمبر ۱ یہ مرض اٹھرا کا عجیب وغریب علاج ہے ان عورتوں کے لئے مفید ہے۔ جو حمل کے دنوں میں بیمار ہو جاتی ہیں۔ یا جن کے بچے کمزور پیدا ہوتے ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ ۱۲/؛

اسی کلسین نمبر ۲ یہ ان بچوں کے لئے مفید ہے۔ جو بیمار رہتے ہوں۔ یا جن کے بچے کمزور ہوں یا جن کے بچپن میں ہی مرجاتے ہوں۔ اس کے استعمال سے ہڈیاں مضبوط ہو جاتی ہیں۔ بچہ کا رنگ سرخ ہو جاتا ہے۔ دانت آسانی کے ساتھ نکلتا ہے معدہ درست رہتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۱/؛

سوکو پیکٹ ہر قسم کی کھانسی کا لاثانی علاج ہے۔ اس کے استعمال سے کھانسی رک جاتی ہے قیمت فی ڈبیہ ۱۲/؛

ایسٹرن ٹریڈنگ کمپنی قادیان پنجاب

(اشتہارات کی صحت کے ذمہ وار خود مشتہر ہیں۔ نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ عالیہ احمدیہ میں نئے داخل ہونیوالوں کی فہرست

بقیہ ماہ جنوری ۱۹۲۴ء

۶۹	ہمت خاں صاحب	ریاست بھرتپور
۷۰	عبدالمجید خاں صاحب	״ ״
۷۱	ہیرا خاں صاحب	״ ״
۷۲	نواب خاں صاحب	ضلع فرخ آباد
۷۳	اللہ لوک صاحب	״ گجرات
۷۴	غلام صدیق صاحب	״ ״
۷۵	محمد عارف صاحب	״ ״
۷۶	محمد یوسف صاحب	״ ״
۷۷	ثناء اللہ صاحب	״ ״
۷۸	اللہ داد صاحب	״ ״
۷۹	احمد خاں صاحب	״ ״
۸۰	اللہ دتا صاحب ۱؎	״ ״
۸۱	اللہ دتا صاحب ۲؎	״ ״
۸۲	احمد دین صاحب	״ ״
۸۳	نور عالم صاحب	״ ״
۸۴	لال خاں صاحب	״ ״
۸۵	دلاور خاں صاحب	״ ״
۸۶	محمد بخش صاحب	״ ״
۸۷	سراج دین صاحب	״ ״
۸۸	احمد دین صاحب	״ ״
۸۹	حیات محمد صاحب	ضلع گورداسپور
۹۰	برکت اللہ صاحب	״ ״
۹۱	محمد امین صاحب	״ ״
۹۲	محمد اسمٰعیل صاحب	״ ״
۹۳	فقیر محمد صاحب	״ ״
۹۴	اللہ دتا صاحب	״ ״
۹۵	یعقوب خاں صاحب	״ ״
۹۶	رحیم بخش صاحب	״ ״
۹۷	فقیر صاحب	״ ״
۹۸	فضل دین صاحب	״ ״
۹۹	جھنڈا صاحب	״ ״
۱۰۰	قائم علی صاحب	״ ״
۱۰۱	اسمٰعیل صاحب	״ ״
۱۰۲	علی احمد صاحب	ضلع گورداسپور
۱۰۳	ابراہیم صاحب	״ ״
۱۰۴	صدیق صاحب	״ ״
۱۰۵	غلام رسول صاحب	״ ״
۱۰۶	محمود دین صاحب	״ ״
۱۰۷	محمد صادق صاحب	״ ״
۱۰۸	غلام رسول صاحب	״ ״
۱۰۹	نواب خاں صاحب	״ سیالکوٹ
۱۱۰	امام خاں صاحب	״ ״
۱۱۱	غلام احمد صاحب	״ سرگودہا
۱۱۲	پیراں دتہ صاحب	״ ״
۱۱۳	محمد دین صاحب	״ ״
۱۱۴	عبداللہ صاحب	״ ״
۱۱۵	رحمت علی صاحب	״ ״
۱۱۶	محمد علی صاحب	״ ״
۱۱۷	محمد بشیر صاحب	ضلع جھنگ
۱۱۸	سلطان محمد صاحب	״ ״
۱۱۹	محمد یار صاحب	״ ״
۱۲۰	امیر دین صاحب	״ ״
۱۲۱	حاکم علی خاں صاحب	ضلع مین پوری
۱۲۲	محمد صدیق صاحب	سرگودہا
۱۲۳	رحمت علی شاہ صاحب	ضلع ×
۱۲۴	محمد دین صاحب	״ سرگودہا
۱۲۵	کرامت اللہ صاحب	״ ״
۱۲۶	روشن دین صاحب	״ ״
۱۲۷	عبدالحق صاحب	״ لائل پور
۱۲۸	غلام حسین صاحب	״ جھنگ
۱۲۹	عبداللہ صاحب	امرتسر
۱۳۰	فضل الٰہی صاحب	لاہور
۱۳۱	کریم بخش صاحب	״
۱۳۲	جلال الدین صاحب	ضلع سیالکوٹ
۱۳۳	ولی محمد صاحب	״ ״
۱۳۴	عبدالحق صاحب	״ ״
۱۳۵	عنایت اللہ صاحب	״ ״
۱۳۶	اللہ دتا صاحب	״ ״

(باقی آئندہ)

مختصر ضروری خبریں

طنجہ ۔ ۲۰ر جنوری ۔ ریف اور انجیرہ کے مجاہدین کا اجتماع شروع ہو گیا ہے تاکہ ہسپانیہ پر متحدہ حملہ کریں ۔ مجاہدین ریف نے طیطوان پر گولہ باری شروع بھی کر دی ہے ۔ ہسپانیہ کے ہوا بازوں نے بم گرائے ۔ جو خالی گئے ۔ اور کوئی نقصان نہیں ہوا ۔ چونکہ یہ بم بین الاقوامی علاقہ میں بھی گرے تھے ۔ اور چونکہ طنجہ میں ایسے قبائل آباد ہیں ۔ جن کی مجاہدین انجیرا سے رشتہ داریاں ہیں ۔ اس لئے فرانس کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے ۔ کہ ہسپانیہ کے بم بازوں کی شرارت سے تنگ آ کر اہل طنجہ مجاہدین انجرا کی امداد پر تیار ہو کر بغاوت نہ کر دیں ۔ یہی وجہ ہے کہ فرانس اور برطانیہ نے ہسپانیہ کو نوٹ بھیجے ہیں ۔ کہ وہ بم بازی سے باز آئے ۔ اور فرانس کے اخبار لکھ رہے ہیں ۔ کہ اگر ہسپانیہ نے سیدھی راہ اختیار نہ کی تو نہایت اندوہناک نتائج مترتب ہوں گے ؛

پورٹ سوڈان ۔ ۲۲ر جنوری ۔ جدہ کی ایک اطلاع مظہر ہے ۔ کہ اہل نجد کی پیش قدمی جاری ہے ۔ ان کا ہراول کل قصبہ کے مضافات میں پہنچ گیا ۔ لڑائی ہو رہی ہے ۔ اور آخری و قطعی حملہ ہر لحظہ متوقع ہے ۔ اندرون ملک کے پناہ گزیں بیان کرتے ہیں ۔ کہ اہل نجد کے پاس کافی افواج ہیں

قاہرہ ۔ ۲۳ر جنوری ۔ نیم سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مصر کے اعلان آزادی کے ساتھ ہی یہ بات ضروری ہو گئی ہے ۔ کہ وہ اپنے عسکری اصول کو از سر نو مرتب کرے ۔ اور فوج کو اصول حاضرہ پر مرتب کرے ۔ اس امر کے لئے جدید فوجی کونسل بنائی گئی ہے ۔

لنڈن ۲۴ر جنوری ۔ مسٹر اسکوئتھ کو اورلڈم کا منصب عطا ہوا ہے ۔ اس افواہ کی تصدیق ہو گئی ہے ۔ کہ مسٹر اسکوئتھ نے ارلڈم کا منصب قبول کر لیا ہے ۔ آپ آئندہ ارل آف اوکسفورڈ کہلائیں گے ؛

احسان بے جو پہلے محکمہ استقلال کے صدر تھے انگورہ کے وزیر البحر مقرر ہوئے ہیں ۔

پیرس ۲۳ر جنوری ۔ اخبار ماتان لکھتا ہے ۔ کہ بولشویکوں نے جاپان سے جو معاہدہ کیا ہے ۔ اس کی بعض شرائط نہایت اہم ہیں ۔ مثلاً ایک شرط یہ ہے ۔ کہ فریقین میں سے کوئی ایک فریق کوئی ایسی کارروائی نہ کرے گا ۔ جو فریق ثانی کے لئے مضر ہو ۔ اس کے یہ معنی ہیں ۔ کہ اگر یورپ میں بولشویکوں سے جنگ ہوئی ۔ تو جاپان اگر بولشویکوں کا ساتھ نہ دے گا ۔ تو غیر جانبدار ضرور رہے گا ۔

شنگھائی ۔ ۱۳ر جنوری ۔ ایک معزز پادری نے جو چین میں کام کرتا ہے ۔ رائٹر کو اطلاع دی ہے کہ خوکیان کے فوجی حاکم دہقانوں کو افیون کی کاشت پر مجبور کر رہے ہیں ۔ ۱۵۰ مسیحی مبلغوں نے یہ حکم نہ مانا ۔ اس پر ان کے خاندانوں کے دو سو سرداروں کو قتل کر دیا گیا ؛

سنا گیا ہے ۔ کہ مہاراجہ کلسیہ کی شادی مہاراجہ نابھہ کی لڑکی کے ساتھ ہونے والی ہے ۔ یہ تقریب آئندہ فروری کے اول ہفتہ میں بمقام دہلی منائی جائے گی ؛

لاہور ۔ ۲۶ر جنوری ۔ پنجاب کی مجلس آئین ساز کا آئندہ اجلاس ۲۸ر فروری کو شروع ہو گا ۔ اس روز ۲۶-۱۹۲۵ء کا میزانیہ آمد و خرچ پیش ہو گا ۔ اس کے بعد ۲ اور ۳ مارچ کو جلسہ ہو گا ۔ جس میں غیر سرکاری ممبروں کی قراردادوں پر بحث ہو گی بعدہٗ ۵ اور ۶ مارچ کی نشستوں میں سرکاری تحریکات پیش ہوں گی ۔ جن کا میزانیہ سے واسطہ نہ ہو گا ۔ ۹ مارچ کو میزانیہ پر عام بحث ہو گی ۔ اور پھر ۱۲ تا ۲۳ مارچ کو مختلف مدات خرچ کی منظوری لی جائے گی ؛

معلوم ہوا ہے ۔ کہ ریاست میواڑ میں "پرتاپ" "زمیندار" لاہور اور "وکیل" امرتسر کا داخلہ بند کر دیا گیا ہے ۔ مہاتما گاندھی کے ینگ انڈیا اور بمبئی کرانیکل کا داخلہ بند کرنے کے سوال پر غور ہو رہا ہے ؛

امرتسر ۱۹ر جنوری ۔ منگل داس ایڈیٹر مدیر شیطان پر دو الزاموں میں دفعہ ۱۵۳ (الف) تعزیرات ہند کے ماتحت مقدمہ چل رہا ہے ۔ وہ ۱۵ر جنوری تک کے لئے پولیس کی حراست میں دے دیا گیا ہے ۔ وہ ضمانت پر اس وجہ سے رہا نہیں کیا گیا ۔ کہ وہ ایک پیشی پر بیماری کے باعث غیر حاضر ہو گیا تھا ؛